# 99809 ـ بیوی تہجد ادا کرتی لیکن فرائض میں کوتاہی کرتی ہے! اور اس کی حالت اور بری ہو چکی ہے خاوند اس کے ساتھ کیا سلوک کرے ؟

**سوال**

میں جوان ہوں اور تقریبا اڑھائی برس قبل شادی کی ہے الحمد للہ ہماری شادی کے ابتدائی ایام میں ہزار خیر پائی جاتی تھی، اور ہم کتاب اللہ اور ریاض الصالحین پر جمع تھے اور سوموار اور جمعرات کا روزہ بھی رکھتے، لیکن ۔ جیسا کہ ضرب المثل ہے ۔ کہ حالت ایک طرح کی رہنی محال ہے، ہماری شادی کے تین ماہ ہی گزرے تھے کہ اس بیوی کی حالت تبدیل ہوگی.
یہ انکشاف ہوا کہ یہ عورت تو ان عورتوں میں شمار ہوتی ہے جو نمازیں بروقت ادا نہیں کرتیں، اور بعض اوقات تو اکثر نمازیں ایک ہی وقت جمع کر کے ادا کرتی ہے، حالانکہ بعض اوقات تو میری بیوی تہجد بھی ادا کرنے کا اہتمام کرتی ہے، اور رات کو بیدار رہنے کا اسے عشق ہے، جس کی بنا پر سارا دن سوئی رہتی ہے.
گھر میں ڈش نہیں تھی تو بیوی کے مطالبہ پر تقریبا چھ ماہ قبل میں نے ڈش چینل کا اضافہ کردیا، اس پر مستزاد یہ کہ اس کے نزدیک خاوند کی کوئی اہمیت نہیں وہ اس کا اہتمام نہیں کرتی، اکثر طور پر ہم بستری سے انکار کرتی ہے، اور اس سلسلہ میں کثرت سے کر لیں کر لیں گے کہتی رہتی ہے.
حالانکہ اسے علم ہے کہ خاوند اسے اس کی سزا کا بھی علم ہے؛ اور پھر اس کے پاس اسلامی علوم میں بی اے کی ڈگری بھی ہے!! اور جب میں اس سے ناراض ہوتا ہوں تو پھر بھی اس پر کوئی اثر نہیں ہوتاگویا کہ یہ چیز تو اس کے لیے عام حیثیت رکھتی ہے، کتنی بار اسے بستر پر الگ چھوڑا ہے لیکن اس پر کوئی اثر ہی نہیں.
اور کئی بار تو دوسرے لوگوں نے اس کی اصلاح کے لیے دخل اندازی کی ہے لیکن افسوس کہ اس کی حالت پہلے سے بھی خراب ہوئی ہے، اس پر مستزاد یہ کہ اس میں دائمی عناد پایا جاتا ہے، وہ بڑی شدت سے اس پر قائم ہے چاہے غلطی پر ہی ہو، اس کے ہاں تو معذرت کا اسلوب پایا ہی نہیں جاتا کہ وہ کبھی معذرت بھی کر سکتی ہے، برائے مہربانی آپ یہ بتائیں کہ اس کا حل کیا ہے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

اول:

اے خاوند آپ پر واجب ہے کہ آپ اپنی اس بیوی کو سمجھائیں اور اسے اللہ کی یاد دلائیں، اور خاص کر نماز کے

مسئلہ میں، یہ ضروری ہے کہ آپ کو علم ہو کہ جان بوجھ کر ایک نماز ترک کرنے والا حتی کہ نماز کا وقت ہی نکل جائے تو اس کے کافر ہونے میں علماء کرام کا اختلاف ہے.

سلف اور خلف علماء کرام میں سے کچھ نے اسے کافر قرار دیا ہے، بلکہ بعض علماء نے تو سلف رحمہ اللہ کا اس کے کافر ہونے پر اجماع نقل کیا ہے، تو پھر یہ عورت کس طرح راضی ہوتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو ایسی حالت میں رکھے جس میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے.

اور اسی طرح ہم اس کے نمازوں کو وقت پر ادا نہ کرنے اور ان میں کوتاہی کرنے کی حالت میں کہیں گے، لہذا اس طرح کی عورت کو ہدایت و راہنمائی دینے میں اسباب صرف کرنے کے بعد بھی راہ راست پر نہ آئے تو عقد زوجیت میں رکھا جائز نہیں.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایک شخص نہ تو فجر کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے، اور نہ ہی اکیلا نماز ادا کرتا ہے، اور باقی نمازیں بھی اپنی مرضی کے مطابق ادا کرتا ہے، کیا اسے کافر شمار کیا جائیگا یا نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ جو شخص بغیر کسی عذر کے ایک نماز ترک کر دے حتی کہ نماز کا وقت ہی جاتا رہے۔ بعض علماء نے اسے کافر قرار دیا ہے، اور بعض سلف رحمہ اللہ کا قول یہی ہے، اور بعض خلف علماء بھی یہی کہتے ہیں، اور وقت حاضر میں ہمارے شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کی رائے یہ ہے کہ:

اگر کوئی شخص بغیر عذر کے نماز ترک کردے حتی کہ نماز کا وقت ہی نکل جائے تو وہ کافر ہے، لیکن میری رائے یہ ہے کہ اسے اسی وقت کافر قرار دیا جائیگا جب وہ بالکل نماز ترک کریگا، اور جو شخص نماز کی فرضیت کا اقرار کرنے کے ساتھ ساتھ کبھی نماز ادا کرے اور کبھی ترک کر دے تو اسے کافر قرار نہیں دیا جائیگا.

لیکن وہ اللہ کے بندوں میں سب سے زیادہ فاسق شمار ہو گا.... چنانچہ اس کا گناہ زناکاری اور شراب نوشی اور قتل سے بھی زیادہ بڑا ہے... "

دیکھیں: لقاءات الباب المفتوح ( 168 ) سوال نمبر ( 6 ).

اس بیوی کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ نماز بروقت ادا نہ کرنا کبیرہ گناہ شمار ہوتا ہے، اور وہ نمازیں جو وقت کے بعد ادا کی جائیں تو وہ نمازیں قبول نہیں، ان کا ادا کرنا یا نہ کرنا برابر ہے، اے خاوند اس لیے آپ پر واجب ہے کہ آپ اپنی بیوی پر اس معاملہ میں سختی کریں، یا تو نماز کی بروقت پابندی کرائیں یا پھر اس بیوی کو چھوڑ دیں اور علیحدگی

اختیار کریں.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

میری شادی میرے ماموں کی بیٹی سے ہوئی ہے، اور اس سے میرا ایک بچہ بھی ہے، وہ نہ تو نماز ادا کرتی ہے اور نہ ہی رمضان المبارک کے روزے رکھتی ہے، مجھے خدشہ ہے کہ کہیں اس کا گناہ میرے ذمہ نہ ہو، میں اس معاملہ سے بہت پریشان ہوں، برائے مہربانی مجھے معلومات فراہم کریں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" ماضی میں آپ کی بیوی نماز ترک کرتی اور روزے نہیں رکھتی تھی اور اس عرصہ میں آپ کا اس سے معاشرت کرنا گناہ کا باعث ہے، اور آپ نے اسے نصیحت کرنے کی بھی کوشش نہیں کی، اور نہ ہی اس کے ساتھ اپنے معاملہ میں دور اندیشی اختیار کی.

لیکن آج بھی اگر معاملہ ایسا ہی ہے کہ وہ نماز روزہ ترک کرتی ہے تو پھر آپ اس کے نماز روزے اور دوسرے دینی فرائض کی پابندی کرانے کی کوشش کریں، اور اس میں اللہ سبحانہ و تعالی سے مدد و معاونت حاصل کریں، اور پھر اپنے اور اس کے زندہ والدین اور رشتہ داروں سے تعاون حاصل کریں کہ وہ اسے نصیحت کریں.

اگر تو وہ اطاعت کرلے اور اللہ کے ہاں توبہ و رجوع کر لے اور نماز ادا کرنے لگے تو الحمد للہ، آپ اس کے ساتھ حسن معاشرت اور حسن سلوک کریں، اور اگر وہ ترک نماز اور روزے ترک کرنے پر مصر ہو تو آپ اسے طلاق دے دیں، یہ یاد رکھیں کہ اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ آپ کے لیے بہتر ہے، واللہ المستعان؛ کیونکہ نماز ترک کرنا کفر اور اسلام سے ارتداد ہے کیونکہ حدیث میں ہے:

آدمی اور شکر و کفر کے مابین نماز ترک کرنا ہے "

اسے مسلم نے روایت کیا ہے.

اور ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ہمارے اور ان ( کافروں ) کے مابین عہد نماز ہے، چنانچہ جس نے بھی نماز ترک کی اس نے کفر کیا "

اسے ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے.

اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

تم كافروں كى عصمت كو روك كر مت ركھو الممتحنۃ ( 10 ).

الشيخ عبد العزيز بن باز.

الشيخ عبد الرزاق عفيفى.

الشيخ عبد اللہ بن غديان.

الشيخ عبد اللہ بن قعود.

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء ( 18 / 283 ـ 284 ).

دوم:

آپ كو چاہيے كہ اپنى بيوى كو خاوند كے حقوق كى ياد دہانى كرائيں، كہ خاوند كى اطاعت كرنا واجب ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

مرد عورتوں پر حاكم ہيں اس وجہ سے كہ اللہ تعالى نے ايك كو دوسرے پر فضيلت دى ہے، اور اس وجہ سے كہ مردوں نے اپنے مال خرچ كيے ہيں النساء ( 34 ).

اور يہ كہ بيوى كے ليے خاوند كى دعوت مباشرت كو رد كرنا اور اس سے انكار كرنا حلال نہيں، اور پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے خاوند كى دعوت مباشرت سے انكار كرنے والى عورت كو ڈراتے ہوئے فرمايا:

جب خاوند اپنى بيوى كو مباشرت كے ليے اپنے بستر پر بلائے اور بيوى نہ آئے اور خاوند اس پر ناراض ہو كر رات بسر كرے تو صبح ہونے تك فرشتے اس عورت پر لعنت كرتے رہتے ہيں "

صحيح بخارى حديث نمبر ( 3065 ) صحيح مسلم حديث نمبر ( 1736 ).

اسى طرح بيوى كے ليے خاوند كى نافرمانى اور خاوند سے اعراض كرنا حلال نہيں، اللہ سبحانہ و تعالى نے اس پر شريعت كے دائرہ ميں رہتے ہوئے خاوند كى اطاعت كرنا واجب كي ہے اور رات كو بيدار رہ كر دن كے وقت واجبات و فرائض كو ضائع كرتى ہے يہ ايك برائى ہے، اس كے ليے يہ عمل جارى ركھنا حلال نہيں ہے.

چہارم:

رہا مسئلہ كہ اس سلسلہ ميں بيوى كے ساتھ كيا كرنا چاہيے، تو آپ اسے دعوت دينے اور نصيحت كرنے ميں پورى

حکمت سے کام لیں اور نرم رویہ اختیار کرتے ہوئے بغیر سختی کیے اسے ان غلط اعمال سے روکیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا اللہ سبحانہ و تعالی بڑا نرم و رحم کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے، اور نرمی اختیار کرنے پر وہ کچھ عطا کرتا ہے جو سختی کرنے پر عطا نہیں کرتا، اور وہ کچھ جو اس کے علاوہ کسی اور پر عطا نہیں فرماتا "

صحیح مسلم حدیث نمبر ( 2593 ).

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس چیز میں بھی نرمی آ جاتی ہے اسے خوبصورت بنا دیتی ہے، اور جس چیز سے نرمی کھینچ لی جائے وہ بدصورت ہو جاتی ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر ( 2594 ).

زانہ: یعنی اسے خوبصورت بنا دیتی ہے.

شانہ: یعنی اسے عیب دار اور بدصورت کر دیتی ہے.

بیوی کی اصلاح اور اس کی ہدایت کے لیے آپ کئی ایک طریقہ اختیار کر سکتے ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

1 - بیوی سے براہ راست خود نرمی اور محبت کے ساتھ مخاطب ہوں اور اسے سمجھائیں.

2 - بیوی کے خاندان اور رشتہ داروں میں سے یا پھر اس کی سہیلیوں میں سے کسی ایک سے بیوی کی اصلاح میں معاونت حاصل کریں.

3 - بیوی کو لے کر عمرہ کرنے جائیں، اور حرم مکی میں پابندی کے ساتھ نماز ادا کریں.

4 - بیوی کو اچھی اور فائدہ مند کیسٹیں اور سی ڈیز سنائیں، اور نفع مند کتابیں اور پمفلٹ لا کر دیں تا کہ اس کو اپنے ذمہ حقوق کا علم ہو سکے، اور آپ اسے آخرت یاد دلائیں.

5 - آپ نے گھر میں جو ڈش لگائی ہے اس سے مکمل طور پر چھٹکارا حاصل کریں، یا پھر صرف وہ چینل رکھیں جس سے فائدہ ہو یعنی المجد اور الحکمۃ چینل.

6 ۔ آپ کچھ دوسرے ایسے اسباب تلاش کرنے کی کوشش کریں جن کی بنا پر اس کی حالت میں تبدیلی آئی ہو، مثلا اس کی کوئی غلط قسم کی اور خراب حالت والی سہیلی ہو، یا پھر کوئی غلط پڑوسن یا قریبی رشتہ دار ہو اور آپ اسے اس قسم کی عورت سے ملنے سے منع کر دیں.

7 ۔ اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا کریں کہ اللہ تعالی اسے ہدایت نصیب فرمائے، اور اس کی اصلاح کرے.

اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم .